برطانیہ کے غیر معتدل ایام میں صبح صادق کی تعیین کیلئے سبع اللیل پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

دار العلوم کراچی سے ایک استفتاء کے جواب میں جسکی تصویب مفتی محمود اشرف صاحب نے کی ہے درج ہے:
"ان تینوں طریقوں میں سے جس طریقہ پر بھی عمل کیا جائے جائز ہے ، ان کے علاوہ بعض لوگ جو سبع اللیل کا طریقہ تجویز کرتے ہیں وہ ان غیر معتدل ممالک کیلئے درست نہیں۔ یہ طریقہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ہندوستان کے علاقوں کیلئے تجویز فرمایا تھاجو معتدل علاقے ہیں۔وہاں یہ طریقہ درست ہے۔لیکن غیر معتدل ممالک میں اس پر عمل کرنے کی گنجائش نہیں اسلئے اس پر عمل نہ کیا جائے۔"
(http://freepdfhosting.com/60e20d4ba4.pdf)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مفصل استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:"سوال میں بحوالہ قاعدہ ھیئت ہر موسم اور ہر جگہ میں صبح کا وقت جو ڈیڑھ گھنٹہ بتلایا گیا ہے یہ علی الاطلاق صحیح نہیں ہے ، بلکہ صرف متوسط ایام میں صحیح ہے" ، نیز ارشاد فرمایا : "سیدی حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے بھی اپنے آخری رسالہ میں جو اس موضوع پر لکھا گیا ہے اس کی تصریح فرمادی ہے۔اور وہ رسالہ الساعات للطاعات ہے" ، نیز ارشاد فرمایا: "امداد الفتاوی میں جو حضرت ممدوح نے مطلقا رات کا ساتواں حصہ وقت فجر قرار دیا ہے یہ تحقیقی قول نہیں ہے بلکہ تقریبی اور انتظامی ہے"۔(مفصل استفتاء اور جواب کیلئے دیکھئے فتاوی دار العلوم دیوبند جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)۔

ہمارے والد محترم ومکرم حضرت مفتی شبیر احمد صاحب مد ظلہ ارشاد فرماتے ہیں: "درحقیقت ساتواں حصہ یہ کوئی مستقل قول نہیں ہے ، بلکہ معتدل البلاد کے بعض علاقہ کا ایک تقریبی قول ہے" ، پھر آپ نے اس مسئلہ کو مدللا اور مفصلا تحریر فرمایا ہے اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکرکردہ فتوی کو از اول تا آخر نقل کیا ہے۔اسی طرح آپ نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب (صفحہ ۱۲۱) میں سے حضرت کے ایک خط کا اقتباس از اول تا آخر نقل کیا ہے۔حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "صبح صادق کا یہ قاعدہ ہفتم حصہ شب ہوتا ہے غلط ہے۔یہ تقریبی حساب ہے نہ تحقیقی۔بڑی شب میں جو چودہ گھنٹہ کی ہوتی ہے خود بلند مکان پر چڑھکر دیکھا کہ دو گھنٹہ کی صبح صادق نہیں ہوتی" نیز حضرت گنگوہی فرماتے ہیں: "اور یہ حساب ہمارے اس ملک کا ہے اور وہاں حال معلوم نہیں۔وہاں کے درجات کو اور یہاں کو بڑا فرق ہے"۔

حضرت والد محترم مفتی شبیر احمد صاحب مد ظلہ آگے تحریر فرماتے ہیں: ”ان اکابر فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوگیا کہ جن حضرات نے ساتواں حصہ لکھا ہے وہ اپنے یہاں (معتدل البلاد) کے کسی مخصوص علاقہ کے بارے میں ایک تقریبی قول ہے تحقیقی نہیں۔اور علی الاطلاق تحقیقی طور پر یہ قول صحیح بھی نہیں جیسا کہ حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوا“۔ نیز تحریر فرمایا: ”ویسے بھی ساتویں حصہ والا قول کوئی قاعدہ کلیہ نہیں کما ھو ظاھر۔ہر شخص جانتا ہے اور مشاھدات سے بھی اسکی تصدیق ہوسکتی ہے۔خصوصا غیر معتدل البلاد میں یہ تقریبی طور بھی صحیح نہیں ہے۔اسلئے کہ ہمارے یہاں انگلستان میں طلوع شمس سے لیکر صبح صادق کے مابین کا فاصلہ ایک گھنٹہ پچاس منٹ سے کسی زمانہ میں کم فاصلہ نہیں ،نہ سردی میں نہ گرمی میں ، بلکہ ایام گرما میں تو تقریبا رات کا دوسرا حصہ ہی صبح صادق ہوتا ہے چہ جائے کہ ساتواں حصہ۔اور ویسے بھی ساتوے حصہ پر قیاس کے لئے اولا اسکا ثبوت ضروری ہے کہ کیا وقت فجر حقیقۃً مفقود ہے یا نہیں (پہلے فقہاء کی عبارت سے گذر چکا ہے کہ وقت فجر مفقود نہیں ہے) اسلئے کہ حقیقی وقت کی موجودگی میں دوسرے ازمنہ یا امکنہ پر قیاس کر کے تقدیر وقت کا کوئی جواز نہیں۔اگر یہ ثابت ہوجاوے کہ وقت فجر حقیقۃً مفقود ہے تو پھر اس پر کوئی دلیل فقہی ضروری ہوگی کہ ایسی صورت میں معتدل البلاد پر قیاس کیا جاسکتا ہے اسلئے کہ حقیقی وقت کی عدم موجودگی میں فقہاء نے اقرب البلاد کو ذکر کیا ہے“ (الفلق اذا لم یغب الشفق صفحہ ۱۱ ، غیر مطبوع ، مکتوب فی سنہ ۱۴۰۳ھ)۔

اسی طرح حضرت فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بعض علماء نے منتہائے سحر وطلوع آفتاب کے درمیان کچھ وقت کی تعیین فرمائی ہے ، اس سے انکا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر موسم میں ہر مقام پر طلوع اور صبح صادق کے درمیان اتنا ہی وقفہ ہوتا ہے ، اس لئے یہ امر تو بداھۃً غلط ہے ،“ آگے فرماتے ہیں: ”لہذا ان حضرات کی تحریر سے انکا مقصد یہ ہے کہ ان کے ملک میں جس مقام اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ ہو اسے منتہائے سحر قرار دے دیا جائے تو پورے ملک کی حدود کے اندر ہر مقام اور ہر موسم میں روزہ بلا شبہ صحیح ہوجائے گا“ نیز فرمایا: ”بعض مصنفین نے صبح صادق کے کل وقت کی پوری رات کے وقت سے کوئی خاص نسبت تحریر فرمائی ہے اسکی حقیقت بھی وہی ہے جو اوپر گذری“ (احسن الفتاوی جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)۔

اسیطرح حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب نے غیر معتدل ممالک میں سبع اللیل پر عمل کرنے سے منع کیا ہے ، چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں: ”غروب آفتاب سے طلوع تک کا ساتواں حصہ وقت نماز فجر والا قاعدہ تخمینی ہے “

آگے تحریر فرماتے ہیں: "یہ ایسا ہی ہے جیسے بعض حضرات نے ڈیڑھ گھنٹہ یا کم و بیش کی تعیین فرمائی ہے" پھر حضرت نے احسن الفتاوی کا ذکرکردہ جواب از اول تا آخر نقل کیا ہے (محمود الفتاوی جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)۔

خلاصہ یہ ہیکہ برطانیہ کے غیر معتدل ایام میں سبع اللیل پر عمل کرنے کی کوئی معتد بہ اصل نہیں ہے اور عقل ونقل کے منافی ہے۔سبع اللیل سے بہت پہلے افق میں روشنی پھیل جاتی ہے اور صبح صادق کا تحقق ہوجاتا ہے۔ لہذا اسپر عمل کرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حررہ یوسف شبیر احمد عفی اللہ عنہ

خادم الحدیث الشریف بمدرسۃ تعلیم الاسلام ، المسجد الجامع ، بلیک برن ، برطانیہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۴ فروری ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح: شبیر احمد عفی عنہ ، ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ